ISSN(p): 1991-7007

ISSN(E): 2789-4657

اورینٹل کالج میگزین

اپریل - جون ۲۰۲۳ء

مدیرِ اعلیٰ

غلام معین الدین

(معین نظامی)

جلد:۹۸

شمارہ:۲

شمارہ مسلسل

۳۶۸

۲۰۲۳ء/۱۴۴۴ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور - پاکستان

مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شایع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شایع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شایع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان(HEC) سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل ہر مقالہ منظوری کے لیے دو ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی کمی بیشی تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا مکمل حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی / نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شایع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز ۱۴ سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ سرورق پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا صرف سروق پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریق کار: تلخیص بہ زبان اُردو اور انگریزی ۱۲۰ تا ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ حوالوں اور کتابیات کے اندراج کے لیے اورینٹل کالج میگزین کا مروجہ طریقہ کار ملحوظ رہے۔ اس کا نمونہ سہولت کے لیے شامل کیا جا رہا ہے۔ حوالے اور کتابیات کے اندراج رومن میں لکھے جائیں گے۔ اس ضمن میں نقل حرفی (Transliteration) کا ضابطہ یہاں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://ocm.pu.edu.pk/website/page/submissions-1

کتاب کا حوالہ:

۱۔ ناصر عباس نیر، ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)، ۱۱۷۔

۲۔ عارف نوشاہی / محمد اکرام چغتائی، فہرست مخطوطات آزاد (لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء)، ۲۵۔

۳۔ رجب علی بیگ سرور،فسانہ عجائب، مرتبہ رشید حسن خاں (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو،۲۰۰۹ء)، ۱۲۵۔

۴۔ انصار اللہ (مرتب)،جامع التذکرہ، جلد سوم (نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن)، ۹۰۔

۵۔ مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام (مرتبین) ڈاکٹر کیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،۲۰۰۷ء)، ۱۲۰۔

۶۔ ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]، *THE NEW IMPERIALISM* (اوکسفرڈ، یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء)، ۸۵۔

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

انصار اللہ (مرتب)۔ جامع التذکرہ۔ جلد سوم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن۔

رجب علی بیگ سرور۔ فسانہ عجائب۔ مرتبہ رشید حسن خاں۔ نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۹ء۔

ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]۔ THE NEW IMPERIALISM۔ اوکسفرڈ، یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء۔

مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام (مرتبین)۔ ڈاکٹرکیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس۔ دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، ۲۰۰۷ء۔

ناصر عباس نیر۔ ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری ۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء۔

نوشاہی، عارف/ چغتائی، محمد اکرام ۔ فہرست مخطوطات آزاد ۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء۔

مضمون کا حوالہ:

۱۔ امجد علی شاکر، ”مسدس حالی اور اقبال“، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸ (لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱۶ء)، ۵۷۔

۲۔ خورشید رضوی، ”یادیں انتظار صاحب کی“، مشمولہ مخزن، شمارہ ۳۲ (لاہور: ۲۰۱۶ء)، ۱۰۔

فہرستِ مآخذ/کتابیات میں اندراج:

رضوی، خورشید۔ ”یادیں انتظار صاحب کی“، مشمولہ مخزن۔ شمارہ ۳۲۔ لاہور: ۲۰۱۶ء۔ صفحات کا شمار۔

شاکر، امجد علی۔ "مسدس حالی اور اقبال"، مشمولہ باز یافت، شمارہ ۲۸۔ لاہور: جنوری۔ جون ۲۰۱۶ء۔ صفحات کا شمار۔

برقی مآخذ (Online Sources)

متعلقہ ویب سائٹ کا نام، استفادے کی تاریخ اور اگر ممکن ہو تو جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا عنوان اور اس کے مصنف کا نام بھی شامل کیا جائے۔

مصطفی آفریدی، "بڑے دادا"، ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء،

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17(۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

ندیم احمد انصاری، "خصوصیات مضامین سر سید"، ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette (۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

آفریدی، مصطفی۔ "بڑے دادا"۔ ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

انصاری، ندیم احمد۔ "خصوصیات مضامین سر سید"۔ ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء۔

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette ۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

-	اداریہ		۰۷
۱۔	سیرستانِ مبارز الدولہ (ریاست بہاول پور کا ایک اہم تہذیبی و ثقافتی ماخذ)	عِصمت درانی	۰۹
۲۔	مہستی گنجوی دور حاضر کی کشور ناہید	صائمہ اعجاز	۳۳
۳۔	**سراجِ منیر** (سفر نامۂ حج از شیفتہ) تحقیق و تنقید	زاہرہ نثار	۴۱
۴۔	گرامی اور اقبال کے روابط اور فکری و فنی مشترکات	گوہر اقبال	۵۵
۵۔	جاگیر دارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کا ارتقا	خضریٰ تبسم / ثوبیہ منظور	۷۳
۶۔	اکیسویں صدی کے منتخب اردو ناول: عالم گیریت کے تناظر میں	محمد ریاض / مختار احمد عزمی	۸۹
۷۔	اردو غزل کے ہیئتی مباحث اور آزاد غزل	عدنان بشیر	۱۰۱
۸۔	سید ضمیر جعفری اور اُن کا نثری سرمایہ	عبیرہ شاہد / ریحانہ کوثر	۱۱۵
۹۔	***1984***: یادداشت کے احتساب کا بیانیہ	ظہیر عباس	۱۲۵
۱۰۔	اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری: لغت یا ترجمہ؟	عاطف خالد بٹ	۱۴۱
-	اُردو خلاصے		۱۵۱

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۲۳ء کا دوسرا شمارہ (جلد ۹۸، شمارہ ۲، اپریل تا جون) پیشِ خدمت ہے۔ حسب معمول شمارہ دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

سیرستانِ مبارزالدولہ فارسی زبان میں لکھا گیا پیر ابراہیم علی خویشگی قصوری کا سفر انگلستان ہے، جس کا چوتھا باب ریاستِ بہاول پور کی تہذیب و ثقافت کے بارے میں ہے۔ اس باب میں بہاول پور کے تمدنی حالات اور طرزِ معاشرت سے متعلق مشاہدات، تاثرات اور تجربات جامع انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔ شمارے کا پہلا مقالہ **سیرستانِ مبارزالدولہ**: ریاست بہاول پور کا ایک اہم تہذیبی و ثقافتی ماخذ کے عنوان سے ہے جس میں عِصمت درانی نے ریاست کی تہذیب و ثقافت کا مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ شمارے کا دوسرا مقالہ صائمہ اعجاز نے قلم بند کیا ہے جس میں انھوں نے گیارہویں صدی عیسوں کی فارسی شاعرہ مہستی گنجوی اور بیسویں صدی عیسوی کی اُردو شاعرہ کشور ناہید کی شاعری کا تقابل پیش کرتے ہوئے عورت کے حقوق اور آزادیِ نسواں کے لیے بلند کیے گئے مشترکہ خیالات کا جائزہ لیا ہے۔

نواب غلام مصطفی خاں شیفتہ انیسویں صدی عیسوی کے شاعر ہیں۔ وہ اردو اور فارسی میں شعر گوئی کی صلاحیت رکھنے کے سبب اُردو شاعری میں شیفتہ جب کہ فارسی میں حسرتی تخلص کرتے تھے۔ شمارے کا تیسرا مقالہ اُن کے سفرنامہ حج **سراجِ منیر** سے متعلق ہے جسے زاہرہ نثار نے قلم بند کیا ہے۔ غلام قادر گرامی برصغیر کے نامور استاد شعرا میں سے ہیں اور اُن کے علامہ محمد اقبال سے گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ علامہ اقبال اپنے فارسی اشعار اصلاح کے لیے اُنھی کے پاس بھیجتے تھے۔ شمارے کا چوتھا مقالہ ان دونوں عظیم شعرا کے باہمی مراسم اور فکری و فنی مشترکات سے متعلق ہے جس کا گوہر اقبال نے جائزہ پیش کیا ہے۔

زمین انسان کے لیے بنیادی ذریعہ معاش اور زراعت اولین پیشہ ہے۔ انسانی خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ زمین بہترین ذریعۂ آمدن بھی ہے۔ آمدن کے وسائل میں اضافے سے جو نظام تشکیل پایا اُسے جاگیر دارانہ نظام کہا گیا ہے۔ انسانی ترقی کے ساتھ مشینی دور نے بھی جنم لیا جس سے سرمایہ دارانہ نظام وجود میں آیا۔ شمارے کا پانچواں مقالہ جاگیر دارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کی ابتدا اور ارتقا سے متعلق ہے جو خضری تبسم اور ثوبیہ منظور کی مشترکہ کاوش ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے عالم گیریت نے

زندگی کے ہر شعبے پر اپنے اثرات مرتب کیے ہیں جس کا اثر روزمرہ زندگی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ روس کے انہدام کے بعد دنیا یک قطبی ہو گئی اور نیو ورلڈ آرڈر جیسے ضابطے لاگو ہو گئے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بہ دولت دنیا ایک گلوبل ولیج کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔ معاشی جبر اور عالمی منظر نامے پر ہونے والی تبدیلیاں اکیسویں صدی کے اردو ناول کے رجحانات پر بھی اثر انداز ہوئیں۔ شمارے کے چھٹے مقالے میں انھی تبدیلیوں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے جسے محمد ریاض اور مختار احمد عزمی نے مشترکہ طور پر قلم بند کیا ہے۔ شمارے کا ساتواں مقالہ اردو غزل کے ہیئتی مباحث اور آزاد غزل سے متعلق ہے جس پر عدنان بشیر نے تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ سید ضمیر جعفری کی بنیادی وجہ شہرت اُن کی مزاحیہ شاعری ہے، لیکن بہ طور نثر نگار بھی ان کی متعدد تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ یہ تصانیف ناولٹ، کالم، سفر نامے، خاکہ نگاری اور بالخصوص یادداشتوں پر مشتمل ہیں۔ شمارے کا آٹھواں مقالہ عبیرہ شاہد اور ریحانہ کوثر کی مشترکہ کاوش ہے جس میں سید ضمیر جعفری اور ان کے نثری سرمائے کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

یادداشت انسان کو باقی تمام جانداروں سے ممتاز کرتی ہے۔ انسان کے علاوہ کوئی دوسرا جان دار اپنی یادداشت سے نہ تو اپنے ماضی میں جھانک سکتا اور نہ ہی اپنے حال کا جائزہ لے کر مستقبل کی پیش بندی کر سکتا ہے، جب کہ انسان اپنی یادوں کو ذہن میں محفوظ رکھ کر اگلی نسلوں میں منتقل کرتا آ رہا ہے۔ جب سے انسان نے خود کو کم تر اور برتر میں تقسیم کیا تب سے برتر ذہنوں نے کم تر ذہنوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہوئی ہے۔ بیسویں صدی میں جارج آرویل نے ذہنوں کو قابو کرنے اور ذہن سازی کرنے والی طاقتوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے ناول 1984 تحریر کیا، یہ ناول خالصاً سیاسی موضوع پر لکھا گیا۔ موجودہ عالمی سیاسی تناظر میں ظہیر عباس نے اپنے مقالے میں ناول 1984 کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ شمارے کا آخری مقالہ عاطف خالد بٹ کا تحریر کردہ ہے جس میں انھوں نے شان الحق حقی کی **اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری** کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر بحث کی ہے کہ مذکورہ کتاب ایک طبع زاد لغت ہے یا ترجمہ۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مندرجات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوت مطالعہ دیتے ہیں، اور اہل علم و تحقیق کو اس موقر جریدے کے لیے اہم قدیم و جدید موضوعات پر مقالہ نگاری کی درخواست کرتے ہیں۔

ادارہ